مولانا عزیز زبیدی۔ منڈی واربرٹن۔ شیخوپورہ (گذشتہ سے پیوستہ)

# نکاح اور طلاق

## (بلوغ المرام کا ایک باب)

### آپ کی شادی سے حضورؐ کی شادمانی:

وعنه (ای عن انس) رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یامرنا بالباءۃ وینھی عن التبتل نھیا شدیدا ویقول تزوجوا الولود الودود فانی مکاثر بکم الامم یوم القیامۃ رواہ احمد وصححہ ابن حبان ولہ شاھد عند ابی داؤد والنسائی وابن حبان من حدیث معقل بن یسار

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں گھر بسانے کو کہا کرتے تھے اور رہبانیت سے سخت منع فرمایا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ بہت بچے جننے والی اور بہت پیار والی عورت سے شادی کرو کہ میں قیامت میں دوسری امتوں کے مقابلے میں تمہاری بہتات کے ذریعے چھا جاؤں گا۔ ان شاء اللہ۔

لفظی تشریح۔

الباءۃ۔ وہ جگہ جہاں واپس ہو کر انسان دم لیا کرتا ہے" یعنی گھر، لیکن اب وہ گھر مراد ہے۔ جو بیاہ کے بعد بن جاتا ہے۔ مقصد یہ ہے کہ: بیاہ کرو، مگر اس میں ایک تلمیح یہ بھی ہے کہ بیاہ سے غرض یہ پُرسکون دور کا آغاز ہے منچا بنہ کی داغ بیل نہیں ہے۔

تَبَتُّلْ:۔ خدا کی عبادت کے لیے فرصت کی تلاش میں بیاہ سے فرار کو یہاں تبتل سے تعبیر کیا گیا ہے۔ دراصل خدا کو بے کار لوگوں کی عبادت سے دلچسپی نہیں ہے اور اس کو مصروف دنیادار مطلوب ہیں جو بحضور خدا جیتے ہیں۔

اَلْوَدُوْدُ:۔ یعنی ایسی نسل جو بچے جننے میں نیک شہرت رکھتی ہے اور بایں ہمہ خدا پر

بھروسہ رکھتی ہے، اس سلسلے میں اسے روزی کی فکر پریشان نہیں کرتی۔

الودود:۔ بعض مزاج میں درشتی، سختی، چڑچڑاپن اور خشکی کا غلبہ ہوتا ہے۔ اس سے عائلی زندگی کی بہاریں نشو نما نہیں پاتیں۔ کچھ طبیعتیں "بہار بر دوش" رہتی ہیں، اس لیے گھریلو عافیت خوب پروان چڑھتی ہیں۔ حضورؐ چاہتے ہیں کہ، شادی کے بعد یہ جوڑا معصومانہ بہاروں کا نشیمن بن جائے۔

مکاثر:۔ کثرت سے دوسروں پر غالب رہنے والا۔ خالی بھیڑ مراد نہیں ہے۔ بلکہ یہاں عددی کثرت مراد ہے، جو اپنے خصائص کی وجہ سے پُرعظمت بھی ہو۔

مطلب یہ ہے کہ: دنیا (عائلی زندگی) کو چھوڑ کر میرے پاس آنے کی کوشش نہ کرو۔ بلکہ مطلوب یہ ہے کہ میری معصیت کے احساس کے ساتھ دنیا بر دوش میرے حضور حاضر ہو۔ شادی بیاہ کرو، بڑھو، پھلو پھولو، اور اس رفتار سے پھلو پھولو کہ جب قیامت میں خدا کے روبرو پیش ہوں تو پچھلی ساری امتیں تمہاری عددی کثرت کے سامنے ہیچ نظر آئیں اور سب ماند پڑ جائیں۔ ایک تو جتنی نفری ہوگی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ثواب میں اتنا اضافہ ہوگا، دوسرا یہ کہ یہ بات اس امر کی دلیل ہوگی کہ حضورؐ صرف محنت کی حد تک نہیں، بلکہ واقعات کے لحاظ سے بھی اپنے مشن میں کامیاب رہے۔

بہرحال سوشلسٹ ذہنیت کے مارے لوگوں کے لیے اس میں دعوتِ مطالعہ ہے۔

## انتخابِ رشتہ:

۴۔ وعن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال تنکح المرأۃ لاربع لمالھا ولحسبھا ولجمالھا ولدینھا فاظفر بذات الدین تربت یداک۔

متفق علیہ مع بقیۃ السبعۃ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ چار امور کی بنا پر لوگ عورتوں سے شادی کرتے ہیں۔ بعض دولت کے لیے خاندان (کے شرف مزیت) کے لیے (عورت کے) حسن و جمال کے لیے یا اس کے دین اور اونچے کریکٹر کے لیے، خدا تیرا بھلا کرے تم اہل دین اور عالی ظرف خاتون پر فتح پانے

کی کوشش کرو۔

## تشریح:

چاروں چیزیں بھی اگر ایک ساتھ حاصل ہوجائیں تو "سبحان اللہ" اگر ان میں سے کسی ایک کے انتخاب کی نوبت آجائے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی کی حیثیت سے اسے حکم ہوتا ہے کہ تمہارے سامنے معیارِ انتخاب دین ہونا چاہیئے۔ اہلِ دین سے مراد صرف نماز و روزہ کی پابندی نہیں۔ بلکہ ان کے ساتھ اس کی پوری زندگی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کی جھلک بھی محسوس ہوتی ہو۔ ایسی خاتون سے گھر میں بہار آسکتی ہے، پاکیزہ نسل کی افزائش ممکن ہوتی ہے اور اس سوادِ اعظم میں اضافہ کا باعث ہوسکتی ہے۔ جس کی کثرت پر قیامت میں حضورؐ دوسرے انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی امتوں کے سامنے سرفراز اور سرخرو ہوسکیں گے۔

اس حدیث کا یہ مطلب نہیں کہ دین کے سوا باقی دوسرے پہلو اسلام کی نگاہ میں حقیر ہیں۔ یا اسلام ذوقِ جمال کا دشمن اور خوشحالی کا مخالف ہے۔ بلکہ مقصد یہ ہے کہ رشتہ کے انتخاب میں "دین سرِ فہرست رہے۔ دوسرے امور کے بغیر تو گزارہ ممکن ہے۔ لیکن دین کے بغیر ناممکن ہے۔ کیونکہ بات "امتِ محمدیہ" کی ہے، حسیناؤں، قارونوں اور فراعنہ کی نہیں ہے کیونکہ "محمدیت" میں انسانیت کی آبرو اور عافیت جھلکتی ہے، دوسرے پہلوؤں کے آئینہ میں فتنے مچلتے ہیں، جو بالآخر انسانیت کے مستقبل کے لیے غارت گر ثابت ہوسکتے ہیں اور ہو رہے ہیں۔

یہ بات صرف عورتوں تک محدود نہیں ہے، بلکہ لڑکے کی تلاش کے سلسلے میں بھی انہی اقدار کو ملحوظ رکھنا ضروری ہے، جن کا لڑکی کے سلسلے میں ذکر آیا ہے۔ افسوس! آج ہم کسی اور طرف رُخ کر کے اُٹھ دوڑے ہیں، یہی وجہ ہے کہ اس سے جو نسل تیار ہو رہی ہے وہ اس ملتِ محمدیہ کا جزو بننے کے قابل نہیں ہے۔ جسے دوسری امتوں کے مقابلے میں پیش کر کے حضورؐ نازاں ہوں گے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون حضورؐ کی نگاہ میں جو شے اہم تھی۔ وہی اب سب سے غیر اہم ہوگئی" اف۔

## جوڑے کے لیے دُعاءِ برکت:

۵ وعند ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مبارک عادت

كان اذا رفّأ انسانا اذا تزوج قال بارك الله لك وبارك الله عليك وجمع بينكما بخير (رواه احمد والاربعة وصححه الترمذي وابن خزيمة وابن حبان)

تھی کہ جب کسی شخص کو باہمی اچھی رفاقت کی دُعا دیتے تو فرماتے، اللہ تعالیٰ تجھے برکت دے اور تم پر برکت ہی کا مینہ برسائے اور تم دونوں کو خیر و خوبی سے ہی جمع رکھے۔

**لفظی تشریح:۔**

رَفَّأ: موافقت اور حسن معاشرت کا نام ہے یعنی جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو جوڑے کی باہمی حسن رفاقت کے لیے دُعا کرنا ہوتی تو یوں دُعا فرماتے۔ الخ۔

برکت: اس سے مراد خیر و خوبی اور شرف و مزیت میں بڑھوتری، اور ثبات و استحکام عیوب و نقائص سے تطہیر اور تزکیہ ہے۔ المراد بالبرکة النمو والزیادة من الخیر والکرامة وقیل المراد التطهیر من العیوب والتزکیة وقیل المراد ثبات ذلك ودوامه واستمرار (القول البدیع، للسخاوی ص ۶۹)

یعنی اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ یہ جوڑا خیر و خوبی اور شرف میں ترقی کرے جو سکون و طمانیت ان کو نصیب ہوئی ہے وہ لازوال رہے۔ اور جن امور کی وجہ سے ان کو ازدواجی زندگی کو گھن لگ سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سے ان کو محفوظ رکھے۔ آمین۔

خیر: وہ شے جو سب کو مرغوب اور مطلوب ہو، یعنی ایک دوسرے کی تکلیفات ایک دوسرے کے لیے پسندیدہ اور باعث طمانیت ہوں۔ جس سکون کے بعد بے اطمینانی جنم لے اسے خیر نہیں کہتے۔ خیر وہ ہوتی ہے جس کے بعد شر سر نہ اٹھائے۔

**تشریح:۔**

مقصد یہ ہے کہ عقد نکاح کے بعد ان کے لیے خدا سے بھی دُعائیں کی جائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ ان کو ایک دوسرے کے لیے خیر و خوبی اور طمانیت کا سبب بنائے اور باہمی رفاقت کے ذریعے ان کو جو جمعیتِ خاطر حاصل ہوئی ہے۔ اس کے بعد ایسے سامان پیدا نہ ہوں کہ تفریق کے امکانات ابھر سکیں۔ اسلام کی نگاہ میں خیر و برکت سے مراد وہ دنیوی خوشحالی اور سرفرازی ہے، جس سے اخروی عافیتیں متاثر نہ ہوں۔ اگر دنیوی کروفر کے ساتھ اسلامی اور اخروی مستقبل محفوظ نہیں رہ سکا تو قرآن و سنت کی رو سے وہ استدراج (خدائی گرفت کے لیے ڈھیل) ہے، رحمت نہیں ہے۔ الغرض، زندگی کے اس نئے مرحلہ میں ہم اسلامی زندگی کو ملحوظ نہ رکھ سکے تو پھر اس ناکامی پر مبارک باد کی بجائے اس بدنصیب جوڑے سے تعزیت کرنی چاہیئے۔